12708-کیا حیض آنے سے پہلے ہی شادی کرلے

سوال

میں ابھی مکمل بالغ نہیں ہوئی، کیا لڑکی حیض آنے سے قبل ہی شادی کرسکتی ہے، یا یہ سنی سنائی اور بے دلیل بات ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمدللہ

اول :

بلوغت سے قبل چھوٹی بچی کی شادی شرعی طورپر جائز ہے بلکہ اس میں علماء کرام کا اجماع بھی منقول ہے ۔

ا–اس کے دلائل میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہوچکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو توان کی عدت تین ماہ ہے، اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض آنا شروع بھی نہیں ہوا ہو}. الطلاق (4) ۔

تو اس آیت میں ہمیں یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالی نے حیض نہ آنے والی عورتوں–جنہیں اس کے کم عمری اور عدم بلوغت کی وجہ سے حیض نہیں آیا–کی طلاق کی عدت تین ماہ مقرر کی ہے جو کہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ نابالغ بچی جسے ابھی حیض نہیں آیا شادی کرسکتی ہے اور ایسا کرنا جائز ہے ۔

امام طبری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

.{اور وہ تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہوچکی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ان کی عدت تین ماہ ہے، اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض آیا ہی نہیں}.

اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ : اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اور اسی طرح ان کی بھی عدت تین ماہ ہی ہے جنہیں ابھی عدم بلوغت کی وجہ سے حیض نہیں آیا اور ان کی شادی کے بعد ان کے خاوندوں نے دخول کے بعد انہیں طلاق دے دی ہو۔ دیکھیں تفسیر الطبری (142/14) ۔

ب : حدیث کے دلائل :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے چھ برس کی عمر میں شادی کی، اور ان کی رخصتی نوبرس کی عمر میں ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ نوبرس تک رہیں ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4840) صحیح مسلم حدیث نمبر (1422) ۔

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ والد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی چھوٹی بچی سے مشورہ کیے بغیر اس کی شادی کردے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے چھ یا سات برس کی عمر میں نکاح کیا، اور یہ نکاح عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے والد نے کیا تھا ۔ دیکھیں الاستذکار (16/49–50) ۔

دوم :

چھوٹی بچی کی شادی ہوجانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس سے ہم بستری بھی جائز ہے ، بلکہ اس سے اس وقت ہم بستری نہیں ہوسکتی جب تک وہ اس کی اہل نہ ہوجائے ، اوراسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے دخول کرنے میں تاخیر کی تھی ۔

واللہ اعلم.